105889

RS: 5/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۱۳ شمارہ ۵۹ ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۲۰۰۰ء / ۲۰ تا ۲۶ شعبان ۱۴۲۱ھ

ہندوتو، دھرم پریورتن، گئو رکشا اور سودیشی کے نام پر آر ایس ایس کی

قومی بیداری مہم

کیا کسی نئے طوفان کا پیش خیمہ ہے!!

محمد سالم جامعی

ہندوتو، دھرم پریورتن، گئو رکشا اور سودیشی یہ چاروں وہ موضوعات ہیں جو یکم نومبر سے پورے ایک ماہ تک جاری رہنے والی آر ایس ایس کی قومی بیداری مہم میں زیر بحث رہیں گے۔ آر ایس ایس کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان چاروں موضوعات کو لے کر ملک کے ایک ایک باشندے کے پاس جائے گا اور اسے یہ بتائے گا کہ ملک کی ترقی کا راز انہیں چاروں موضوعات میں پوشیدہ ہے۔

ہندوتو آر ایس ایس کی ایک ایسی اصطلاح ہے جس کے صاف اور واضح معنی ابھی تک خود اس کے بارے میں بھی موجود نہیں ہیں۔ ہندوتو کوئی قدیم مذہبی اصطلاح نہیں ہے بلکہ یہ لفظ سب سے پہلے ۱۹۸۹ء میں اس وقت منظر عام پر آیا تھا جب اس کے ذریعہ بابری مسجد کی مسماری کے لیے انتہا پسند ہندوؤں کو متحد کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسے آر ایس ایس کا کمال ہی کہا جائے گا کہ اس نے ایک مبہم اصطلاح کو ایک نظریہ کے قالب میں ڈھالنے میں کامیابی حاصل کر لی اور آج ہندوتو کا یہ نظریہ پورے ملک کے ہندوؤں کو کم و بیش عیسائیوں اور مسلمانوں کی مخالفت میں ایک نکتہ پر لانے میں کامیاب نظر آرہا ہے۔ حالانکہ اگر بغور جائزہ لیا جائے اور اس اصطلاح کی ہیئت ترکیبی کا تجزیہ کیا جائے تو اس کا مطلب برہمنوں کے تسلط کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ اس طرح ہندوتو کا مطلب اگر "ہندوؤں پر برہمنوں کا تسلط" سمجھ لیا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اس طرح یہ اصطلاح محض ذات برادری پر مبنی ایک اصطلاح ہے جسے آر ایس ایس نے مذہبی رنگ دے کر مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف موڑنے کی کوشش کی ہے۔

اس مہم کا دوسرا نکتہ دھرم پریورتن قرار دیا گیا ہے۔ تبدیلی مذہب گذشتہ کئی سالوں سے موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ ہندوتو کے علمبردار بار بار کہتے آرہے ہیں کہ عیسائی ہندوؤں کا لالچ کے ذریعہ دھرم پریورتن کراتے رہے ہیں۔ گذشتہ دو سالوں کے دوران اس موضوع پر دونوں فرقوں کے درمیان تیکھی جھڑپیں بھی ہوتی رہی ہیں۔ ہندوتو کے علمبرداروں کا یہ مطالبہ بھی رہا ہے کہ تبدیلی مذہب کو قانونی طور پر ممنوع قرار دے دیا جائے مگر ابھی تک انہیں اس سلسلے میں کامیابی نہیں ملی ہے۔ ظاہر ہے قومی بیداری مہم کا دھرم پریورتن کو حصہ بنا کر آر ایس ایس اسے ایک عام ہندو تک لے جانا چاہتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دونوں فرقوں میں ایک بار پھر تناؤ پیدا ہو جائے گا اور پھر اسی طرح ہندو عیسائی فسادات شروع ہو جائیں گے جس طرح گذشتہ دو سالوں میں ہوتے رہے ہیں اور جس کا سلسلہ اس وقت کچھ دھیما ہوا ہے جب تک ان قوانین عیسائی برادری نے ہندوستان پر زبردست دباؤ ڈالا تھا اور جیسا کہ ہندوتو کے علمبردار آر ایس ایس کی طرف سے دعوی کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ موضوع ایک عام ہندو تک پہنچانے میں اسے کامیابی حاصل کر لی تو اس کے نتائج کسی تجربے کے محتاج نہیں ہوں گے۔

اس مہم کا تیسرا اہم پہلو قومی بیداری کا تیسرا حصہ گئو رکشا ہے۔ گئو رکشا آج سے نہیں گذشتہ ساٹھ سالوں سے انتہا پسند ہندوؤں کا مسلمانوں کے خلاف ایک ہتھیار بنا ہوا ہے۔ آزادی کے بعد تو شمالی ہند کی ریاستوں میں گئو کشی کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا گیا ہے جبکہ جنوب کی ریاستوں میں اس پر اس طرح کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان ریاستوں میں گائے کا گوشت کھانے والے خود ہندو ہی ہوتے ہیں۔ گئو کشی کے نام پر شمالی ہندوستان میں آئے دن کوئی نہ کوئی تحریک چلتی ہی رہتی ہے اور اب آر ایس ایس نے قومی بیداری مہم میں شامل کر کے اس موضوع کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ گئو کشی کا موضوع مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا ہندو انتہا پسندوں کی ایک پرانی عادت بن چکا ہے۔ انہیں جب کبھی مسلمانوں کے خلاف کوئی فضا بنانی ہوتی ہے تو وہ گائے کو ہی اس کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد سینکڑوں فسادات صرف گائے ہی کے نام پر برپا کیے جاتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اب قومی بیداری کی مہم میں بھی اس موضوع کو مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ بنانے کے لیے ہی استعمال کیا جائے گا جس سے ملک کا اتحاد لازمی طور پر متاثر ہوگا۔ حالانکہ مسلمانوں کی طرف سے دیدہ و دانستہ کبھی بھی کوئی ایسی کوشش نہیں کی گئی ہے جو ملک کے اتحاد اور اس کی سالمیت کے لیے خطرہ بن جائے مگر اسے ہندوتو کا کرشمہ ہی کہا جائے گا کہ جب سے یہ اصطلاح وجود میں آئی ہے اور ایک عام ہندو تک اس کا زہر پہنچا ہے ملک کی سالمیت اور اس کا اتحاد ایک سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے۔

قومی بیداری مہم کا چوتھا ستون سودیشی کو قرار دیا گیا ہے۔ آر ایس ایس کا یہ خالص سیاسی مسئلہ ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں اس کی حریف خود اس کی اپنی حکومت ہے جو غیر ملکی کمپنیوں کو ملک میں دراندازی کی اجازت دے رہی ہے۔ سودیشی کے موضوع پر خود سنگھ پریوار منقسم ہے۔ کھلے ذہن کے لوگ سودیشی کو کوئی اہمیت دینے کو تیار نہیں ہیں جبکہ آر ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر کے بند کمروں میں بیٹھ کر فلسفہ بگھارنے والے ہندوتو کے علمبردار کھلے بازار اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے سخت خلاف ہیں۔ یہ ایک سیاسی و معاشی مسئلہ ہے جس کے حسن و قبح پر بحث کا سلسلہ جاری ہے اور ہمیں سو فیصد امید ہے کہ خود آر ایس ایس سودیشی کے نام پر جزو قومی بیداری مہم چلانے کا ملک پر اس کا کوئی اثر پڑنے والا نہیں ہے۔ یہ وقت کی ایک ضرورت ہے جس سے کوئی بھی حکومت آنکھیں نہیں چرا سکتی۔

بہر حال قومی بیداری کی یہ مہم پورے ایک ماہ تک جاری رہے گی اور اس دوران آر ایس ایس کے سیوک گھر گھر جا کر لوگوں کو بتائیں گے کہ ہندوتو کو کس طرح طاقتور بنایا جا سکتا ہے۔ اسے کون لوگ کمزور کر رہے ہیں اور اسے کس کس سمت سے خطرات لاحق ہیں۔ وہ ہندوؤں کو یہ بھی یقین دلائیں گے کہ ان کا تحفظ ہندوتو کے تحفظ میں پوشیدہ ہے۔ اس لیے اگر وہ اپنا تحفظ چاہتے ہیں تو پہلے ہندوتو کو

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

> **آر ایس ایس کا اصل نشانہ عیسائی اور مسلمان ہیں اور اپنی نام نہاد قومی بیداری مہم میں دھرم پریورتن اور گئو رکشا جیسے موضوعات کو شامل کر کے ایک بار پھر اس نے ہندوؤں کو مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے۔**

یورپ کے مسلمان

حقوق شہریت کے مسائل سے دوچار

غیر ملکی مسلمان

پناہ گزین مسلمان

اصلی شہری

نومسلمین

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شریعت اللہ کے نام سے مجرم اسمبر رات جماعت رسم والہی

جواھر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۸۷-۸۹

حضرت شیخ الہند

○ خوش ہوئے کہ رہ جائیں پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ (ف) اور مہر کر دی گئی ان کے دل پر سو وہ نہیں سمجھتے۔ (ف)

○ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے وہ لڑے ہیں اپنے مال اور جان سے اور انہی کیلئے ہیں خوبیاں اور وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے۔

○ تیار کر رکھے ہیں اللہ نے ان کے واسطے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں رہا کریں ان میں یہی ہے بڑی کامیابی (ف)

فوائد —— **علامہ شبیر احمد عثمانی**

(ف) یعنی قرآن کی کسی سورت میں جب حکم کی جاتی ہے کہ پوری طرح خلوص و [illegible] ایمان لاؤ، [illegible] پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہو کر جہاد کرو۔ [illegible] یہ منافقین جان چرانے لگتے ہیں [illegible] مقدور والے بھی [illegible] رخصت طلب کرنے آتے ہیں کہ حضرت ہمیں تو [illegible] بے غیرتی اور بے حوصلگی سے اس پر [illegible] عورتوں کے ساتھ گھروں میں گھس کر بیٹھ رہیں [illegible] جنگ [illegible] اطمینان [illegible] سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ **فاذا جاء الخوف رأیتھم ینظرون الیک تدور اعینھم کالذی یغشی علیہ من الموت فاذا ذھب الخوف سلقوکم بالسنۃ حداد** (احزاب۔ رکوع ۲)

(ف) یعنی [illegible] کی شامت سے ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی [illegible] عیب [illegible] فرماں ہوتے ہیں۔

(ف) منافقین کے بالمقابل مومنین مخلصین [illegible] اسلام کی محبت میں ہر قربانی کے لیے تیار رہتے ہیں۔ [illegible] کامیابی انہی کی قسمت میں ہے ہوگی۔

انوار احادیث

زید بن اسلمؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے [illegible] اس وقت میرے پاس [illegible] حضرت ابو بکرؓ سے [illegible] آج [illegible] آدھا مال لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا [illegible] رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا کہ اتنا ہی مال گھر والوں کے لیے بھی چھوڑ آیا ہے۔

اترپردیش میں ایک بار پھر پولیس راج

اترپردیش کے نئے وزیر اعلیٰ مسٹر راج ناتھ سنگھ نے پولیس کو کھلے عام یہ فرمان جاری کرکے کہ کوئی مجرم اگر ایک کو مار دے تو وہ چار مجرموں کو مار ڈالیں پولیس کو قتل کا ایک کھلا لائسنس دے دیا ہے۔

اترپردیش کی پولیس آج سے نہیں بلکہ بہت پہلے سے ہی بے قصوروں کے قتل کی دلدادہ رہی ہے اور مسٹر راج ناتھ سنگھ نے ریاست میں اپنی انتظامی دھاک بٹھانے اور مرکز کو اپنی انتظامی صلاحیت دکھانے کیلئے اسے یہ ہدایت دے کر اس بات پر مہر لگادی ہے کہ ریاست میں اصل حکمرانی پولیس کی ہے۔

اس حقیقت سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کہ ریاست کے اقتدار اعلیٰ کی طرف سے اس طرح کی ہدایت کے بعد ہر ضلع کا اعلیٰ پولیس افسر اپنے ماتحتوں سے نتائج مہیا کرنے کی امید کرے گا جس کے نتیجہ میں ایک بار پھر فرضی مڈبھیڑ دکھا کر بے قصور لوگوں کی جانوں سے کھلواڑ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جبکہ اترپردیش کی پولیس کے بارے میں پہلے سے ہی یہ بات مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ بندوق کی زبان میں ہی گفتگو کرنے کی عادت رکھتی ہے۔

اکیسویں صدی کے اوّلین سال کے پہلے چھ مہینوں میں حالانکہ اترپردیش میں رام پرکاش گپتا جیسے کمزور وزیر اعلیٰ کی حکومت تھی لیکن ان چھ مہینوں کے دوران ریاستی حقوق انسانی کمیشن میں پولیس کے خلاف انتیس ہزار شکایتیں درج ہوئی تھیں اور یکم جنوری ۲۰۰۰ء سے اب تک سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک سو انسٹھ لوگ پولیس کی حراست میں مارے جاچکے ہیں جبکہ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق پولیس حراست اور فرضی مڈبھیڑوں کے دوران مرنے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ ۱۹۹۸ء میں بھی اس وقت کے وزیر اعلیٰ مسٹر کلیان سنگھ نے اسی طرح کی ہدایات دی تھیں۔ پولیس افسران کی ایک میٹنگ میں کلیان سنگھ نے کہا تھا کہ "تم اپنا کام کرو ہم آپ کو ہر مصیبت سے بچانے کیلئے موجود ہیں۔" کلیان سنگھ کی اس ہدایت کے بعد اترپردیش میں جو کچھ ہوا اور پولیس نے نہتے بے قصور نوجوانوں کو جس طرح فرضی مڈبھیڑ دکھا کر موت کی آغوش میں پہنچادیا۔ وہ کچھ بہت پرانی بات نہیں ہے۔ اترپردیش پولیس کی بربریت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف پچاس دن کے قلیل عرصہ میں اس نے ریاست بھر کے اندر تین سو سے زائد لوگوں کو گولیوں سے بھون ڈالا تھا جبکہ ان مڈبھیڑوں میں پولیس کے کسی سپاہی کو معمولی سی خراش بھی کہیں نہیں آئی تھی۔

ہمیں تسلیم ہے کہ اترپردیش میں انتظامی صورت حال اور امن و قانون کی پوزیشن انتہائی خراب ہے۔ مجرم لوگ کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر پولیس کو ان جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کرنے میں کیا رکاوٹ ہے اور اس کے لیے اسے مارشل لا جیسے اختیارات سونپ دینے کی کیا ضرورت ہے؟

ہندوستانی دستور میں تعزیری دفعات انتہائی مناسب اور جامع ہیں۔ پولیس اگر ان کا ایمانداری کے ساتھ استعمال کرکے اپنے اختیارات کو بروئے کار لائے تو بھی جرائم پر قابو پایا جاسکتا ہے، لیکن چونکہ ہماری پولیس انتظامیہ انتہائی بدعنوان ہو چکی ہے اور اسے دولت سمیٹنے کا چسکہ پڑ چکا ہے اس لیے نذر و نیاز کے بعد مجرم ان کی گرفت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پھر اپنا کوٹہ پورا کرنے اور اعلیٰ افسران کو نتائج دکھانے کے نام پر نہتے اور بے قصور نوجوانوں کی فرضی مڈبھیڑ کے نام پر بلی چڑھا دی جاتی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ مسٹر کلیان سنگھ کی ہدایت کے بعد جن تین سو نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا ان میں نصف سے زائد چودہ سے اٹھارہ سال کی عمر کے بچے شامل تھے جو ظاہر ہے نہ تو کسی بڑے جرم کا ارتکاب کر سکتے تھے اور نہ ہی پولیس کے مقابلہ کا حوصلہ دکھا سکتے تھے اور پھر جب ان مڈبھیڑوں کی حقوق انسانی کے ریاستی کمیشن نے جانچ پڑتال کی تو ان کی اکثریت بے قصور ہی نکلی۔

مسٹر راج ناتھ سنگھ نے جو اس وقت ریاستی بی جے پی کے صدر تھے مسٹر کلیان سنگھ کے اس اقدام کی طرف بھی مخالفت کی تھی اور اس پر تنقید کرتے ہوئے اسے ریاست کو پولیس راج کے حوالہ کر دینے سے تعبیر کیا تھا مگر اب انہیں راج ناتھ سنگھ نے جو وزارت علیا کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں خود ہی ریاست کو پولیس کے ظلم و جبر کے حوالہ کر دیا ہے جس کا نتیجہ بھی ٹھیک وہی برآمد ہوگا جو کلیان سنگھ کے دور حکومت میں نکلا تھا۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ ۱۹۹۸ء میں مجرموں کے خلاف یہ شاہی فرمان جاری کرنے والے کلیان سنگھ آج راج ناتھ سنگھ کے اس حکم کی بھرپور مخالفت کر رہے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالت میں ریاست کی لا اینڈ آرڈر کی بگڑی ہوئی صورت حال پر قابو پانے کے لیے سخت اقدامات کی ضرورت ہے، لیکن اسکے دوسرے طریقے بھی ہو سکتے ہیں۔ [illegible] ایک [illegible] لوگوں کی [illegible] ہمیں یقین ہے کہ [illegible] مسٹر راج ناتھ سنگھ کو پہلے سیاسی مجرموں کو لگام دینا ہوگا۔ [illegible] ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن پر مقدمات [illegible] میں [illegible] لیکن [illegible] عدالتوں [illegible] سے [illegible] میں بیسوں کی [illegible] ہے [illegible] مسٹر راج ناتھ سنگھ ایسے لوگوں سے اپنی کابینہ کو پاک صاف کرتے تاکہ سیاسی پناہ کے حامل مجرم لوگ اس سے سبق حاصل کر سکتے۔ اس کے بعد پولیس انتظامیہ میں بیٹھے ہوئے کرپشن پسند عناصر پر لگام کستے تاکہ وہ دولت سے متاثر ہوئے بغیر مجرموں کے خلاف کارروائی کر سکتے۔ ان دونوں اقدامات کے بعد بھی اگر راج ناتھ سنگھ مناسب سمجھتے تو پولیس کو یہ ہدایت جاری کرتے کہ اگر کوئی مجرم ایک کو مارے تو تم چار کو مارو [illegible] ان کی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں [illegible] کر لیں [illegible] پولیس انتظامیہ کو کوئی نہیں روک سکتا [illegible] کے لیے اب صرف ایک ہی راستہ [illegible] تاکہ [illegible] بے قصور لوگوں کو [illegible] ختم ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ فرمان جاری کر کے [illegible] بے قصور عوام کے خون سے پولیس کی ہولی کھیلنے کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پولیس کے اعلیٰ افسران وزیر اعلیٰ کی پولیس کے سپاہی سے اعلیٰ افسران تک کیا تماشہ دکھاتے ہیں۔ [illegible] وزیر اعلیٰ نے پولیس کے ساتھ یہ ہدایت بھی جاری کر دی ہے کہ انہیں پندرہ دنوں کے اندر اندر نتائج دکھانے ہوں گے۔ □□

آج اصولوں کی سیاست تقریباً ختم ہو چکی ہے

کانگریس کے سابق صدر آنجہانی سیتارام کیسری کا آخری انٹرویو

شرد یادو نے جنتادل کو لالو یادو کی بی ٹیم بنا کر رکھ دیا ہے

وزیر رسل و رسائل رام ولاس پاسوان کا انٹرویو

صفحۂ روزگار:

اشتہارات کی چمکیلی دنیا میں روزگار حاصل کریں

کسی بھی اشتہاری ایجنسی میں ایک اشتہار کو صارفین تک پہنچانے کے لیے کئی شعبوں کے ماہرین کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑی ایجنسی میں تقریباً تیس سے چالیس مختلف عہدے ہوتے ہیں جن میں روزگار اور ترقی کے کافی امکانات ہیں۔ جیسے کری ایٹو شعبہ میں جونیئر کاپی رائٹر، سینئر کاپی رائٹر اور ان کے اوپر کری ایٹو ڈائریکٹر کا عہدہ ہوتا ہے۔ سرونگ گروپ اور ایڈورٹائزنگ ایجنسی کے شعبے الگ الگ ہوتے ہیں۔ آرٹ ویژولائزر، آرٹ ڈائریکٹر اور پرنٹنگ شعبہ میں پروڈکشن منیجر وغیرہ کے عہدے ہوتے ہیں۔

کلائنٹ سروسنگ یا اکاؤنٹ منیجمنٹ

اس عہدہ پر مقرر شخص کسی بھی اشتہاری ایجنسی میں صارفین کی توقعات کو ایجنسی کے سامنے رکھتا ہے۔ اس کی پیداوار کو بازار میں مشہور کرنے کے لیے تیار کی جانے والی حکمت عملی کے مطابق کام کرتا ہے اور اس کے دائرہ کار میں ایجنسی کے سبھی شعبوں کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہوئے ایجنسی کی پوری ذمہ داری کو بھی سنبھالنا شامل ہوتا ہے۔ اس عہدے کے لیے کسی شخص میں خود اعتمادی اور لوگوں کو سنبھالنے کی صلاحیت، قابلیت کامیابی کی کلید ہے۔

ایک دوسرا شعبہ کری ایٹو کا شعبہ ہے جس کے تحت دو حصے آتے ہیں۔ کاپی رائٹنگ اور آرٹ ڈپارٹمنٹ۔

کاپی رائٹنگ: ایک کاپی رائٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی خیال کو الفاظ میں اس طرح باندھ کر پرکشش انداز میں پیش کرسکے کہ لوگوں کے دماغ پر ایک چھاپ چھوڑ جائے۔ اس کے لیے شعور کی اڑان، تخلیقی صلاحیت اور نئی سوچ ضروری ہے۔ اس کے لیے ایڈ ایجنسیاں ایک کاپی ٹیسٹ لیتی ہیں جس سے امیدوار کی تخلیقی صلاحیت اور لکھنے کی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

شعبۂ آرٹ: اچھی بات اور کسی بھی اچھی بات کو اچھی طرح پیش کرنے کا ڈھنگ اور گرافکس کسی بھی اشتہار میں جان ڈال دیتا ہے۔ اس لیے ویژولائزر، آرٹ ڈائریکٹر، فوٹو گرافر، السٹریٹر وغیرہ کے لیے ایڈ ایجنسیاں آرٹ کے میدان سے وابستہ ایسے لوگوں کو مقرر کرتی ہیں جو کسی اچھے اسکول جیسے کمرشیل آرٹ میں ڈگری رکھتے ہوں، سر جے جے انسٹی ٹیوٹ آف اپلائیڈ آرٹ، سوفیا کالج پالی ٹیکنک، ایجا اسکول آف آرٹ اور دہلی کالج آف آرٹ وغیرہ کے تربیت یافتہ ہوں۔

شعبہ میڈیا: مختلف ٹی وی چینلوں، ریڈیو، پرنٹ میڈیا وغیرہ کے بڑھتے اثرات کی وجہ سے میڈیا پلاننگ اور میڈیا سے جڑے ہوئے کام کسی بھی ایڈ ایجنسی کے لیے نہایت ضروری ہوگئے ہیں۔ اس شعبہ کا کام ہے ایجنسی کے تخلیقی کام کی تشہیر کرتے ہوئے اپنے کلائنٹ کی ضرورتوں کا میڈیا کی جانب سے پورا کرنا۔ کئی ایڈ ایجنسیوں کا اپنا مارکیٹنگ ریسرچ شعبہ، سیلس پروموشن اور عوامی رابطہ کا شعبہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اشتہار کے کیریئر میں امکانات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اس شعبے میں میڈیا پلانر جیسی ملازمت کے لیے علم اور شہر میں ایم بی اے کی ڈگری ضروری ہوتی ہے۔ وہ پرنٹ میڈیا کے لیے اور پرنٹ میڈیا وغیرہ کا شیڈول تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مارکیٹ ریسرچ کا شعبہ کام کرتا ہے جس کا پروڈکٹ کو بازار میں شروع کرنے سے پہلے بازار کا سروے کرنا ہوتا ہے۔

ٹریننگ: اشتہارات کے میدان میں تربیت یافتہ کارکنوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے مختلف انسٹی ٹیوٹ آف ایڈورٹائزنگ کا دہلی میں قیام عمل میں آیا جس میں ایک سال کا اشتہارات میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس ہے۔ اس میں چھ ماہ تک طلبہ کو مختلف ایجنسیوں میں ٹریننگ پر رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایڈ ایجنسیوں نے بھی اپنے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کھولے ہیں جن میں مدرا انسٹی ٹیوٹ آف کمیونی کیشن (احمد آباد)، [illegible] کالج آف کمیونی کیشن اور [illegible] آف کمیونی کیشن کے نام اہم ہیں۔

اشتہارات کے میدان میں کیریئر کے بہت سے امکانات ہیں۔ آپ ابتدائی دور میں چھوٹی ایڈ ایجنسیوں میں کام کرکے قابلیت کے مطابق اپنے مقصد تک پہنچ سکتے ہیں۔ قابلیت اور تجربہ کے اس میدان میں بہت کم وقت میں بہت اونچائی تک جانے کے امکانات ہیں۔ میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر کے ساتھ ساتھ اس علاقہ میں کیریئر کے مواقع بھی بڑھ رہے ہیں۔ ضرورت ہے صرف لگن، محنت، صلاحیت اور خود اعتمادی کی۔

متعلقہ تعلیمی ادارے

ممبئی، دہلی اور چند دیگر شہروں کی یونیورسٹیوں میں ایڈورٹائزنگ اینڈ پبلک ریلیشنز مضامین میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس کرائے جاتے ہیں جن میں اہم ادارے یہ ہیں:

- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ماس کمیونی کیشن، جواہر لال نہرو یونیورسٹی کیمپس، نئی دہلی (آئی آئی ایم سی) (ایڈورٹائزنگ اور عوامی رابطہ کورس میں ایک سال کا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما)
- بھارتیہ ودیا بھون، کستوربا گاندھی مارگ، نئی دہلی (ایڈورٹائزنگ اور مارکیٹنگ مینجمنٹ میں ایک سالہ ڈپلوما)
- دہلی یونیورسٹی [illegible] (اشتہارات اور عوامی رابطہ میں ایک سالہ ڈپلوما)
- [illegible] انسٹی ٹیوٹ [illegible] (اشتہارات اور کمیونی کیشن میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما)
- [illegible] انسٹی ٹیوٹ [illegible]

نقد و نظر

کتاب کا نام: پروفیسر خواجہ احمد فاروقی
مصنف: ڈاکٹر خلیق انجم
صفحات: ایک سو چار
قیمت: ایک سو روپے
(خوبصورت کتابت، طباعت، مجلد)
تبصرہ نگار: عبدالحی نعمانی
ملنے کا پتہ: انجمن ترقی اردو (ہند)، اردو گھر، راؤز ایونیو، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی بیسویں صدی کی ممتاز شخصیات میں سے ہیں۔ اردو زبان، ادب اور تحقیق کے فروغ میں ان کی خدمات، کاوشات ناقابل فراموش ہیں۔ محقق، نقاد اور ادیب کی حیثیت سے ان کی جگہ صف اول میں ہے۔ ان کی بعض تحقیقات، خیالات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ اور قاضی عبدالودود جیسے عظیم محقق نے اختلاف کیا بھی ہے۔ قاضی صاحب نے خواجہ صاحب کی کتاب "میر تقی میر، حیات اور شاعری" پر جو تبصرہ کیا تھا وہ کم لوگوں نے پڑھا ہے۔ اب یہ ان کا سلسلہ بہ یاد میں خدا بخش لائبریری پٹنہ سے شائع ہو گیا ہے۔ اس کے مطالعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کا تحقیقی معیار بہت بلند تھا اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ لیکن خواجہ احمد فاروقی نے میر تقی میر کی حیات اور شاعری کے مختلف گوشوں کو جس محنت اور خوبصورت اسلوب میں پیش کیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل انصاف کی بات ہے کہ "میر تقی میر: حیات اور شاعری" اردو کا ایک اچھا اور نمونے کا مونوگراف ہے۔ اسی طرح خاکہ نگاری، مکتوب نگاری، تنقید نگاری اور تحقیق میں بھی خواجہ احمد فاروقی کا ایک بلند مقام و مرتبہ ہے۔ اس سلسلے میں ان کی یادگار تحریریں، یاد ہیں، ان شاعری، کلاسیکی ادب، چراغ تحقیق، دوری و [illegible]، اردو میں وہابی تحریریں، غالب، [illegible] دیوان [illegible]، دلی اردو اخبارات، مطالب [illegible]، مرزا شوق لکھنوی، تحلیل اکبر اور لائق مطالعہ کتابیں ہیں۔ اس تبصرہ نگار نے مختلف ادبی، علمی مجالس میں خواجہ صاحب مرحوم کو کئی بار اظہار خیال کرتے دیکھا ہے۔ ۱۳ [illegible] ۱۹۹۵ء کو ان کی وفات ہوئی۔ ضرورت اس کی تھی کہ انھوں نے جو کچھ لکھا اور کیا ہے، اس پر مختلف زاویے سے بحث و گفتگو کی جاتی، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وفات کے بعد کچھ دنوں تک چھوٹے موٹے تعزیتی جلسے ہوئے اور بس۔ اللہ تعالیٰ ترقی دے انجمن ترقی اردو (ہند) کو کہ اس نے خواجہ احمد فاروقی کی حیات و خدمات پر بہت حد تک کامیاب علمی مذاکرے کرائے۔ زیر تبصرہ کتاب اس کے سکریٹری جنرل جناب ڈاکٹر خلیق انجم کے دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں دیے گئے توسیعی خطبہ کی کتابی شکل ہے۔ اس سلسلے میں جناب ڈاکٹر [illegible] اور ان کے رفقا لائق مبارک باد ہیں کہ ان کی کوششوں سے توسیعی خطبات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔

جناب ڈاکٹر خلیق انجم مرحوم خواجہ احمد فاروقی کے عزیز شاگردوں میں سے ہیں۔ اس توسیعی خطبے سے انھوں نے جہاں حق شاگردی ادا کیا ہے، وہیں اردو کے ایک محسن کی علمی، تحقیقی اور ادبی شخصیت اور خدمات و کارنامے کو سامنے لانے کا قابل تحسین کام کیا ہے۔

خلیق انجم صاحب پچاس کتابوں کے مصنف و مرتب ہیں۔ غالب پر انھوں نے بہت وسیع کام کیا ہے۔ نقاد، محقق کی حیثیت سے ایک نام پیدا کیا ہے۔ غالب کے اردو خطوط کو پانچ جلدوں میں جس محنت، تحقیق اور جدید سائنٹفک انداز میں مرتب کیا ہے وہ ایک یادگار کارنامہ ہے۔ اس زیر تبصرہ ۱۰۵ صفحات پر مشتمل کتاب میں خواجہ احمد فاروقی کو پیش کرنے کی ایک کامیاب اور جامع کوشش کی ہے۔ دہلی یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے قیام کے لیے جو جد و جہد انھوں نے کی، اپنے تعلقات، دہلی کالج سے [illegible]، [illegible] پر ان کا کام، خاکہ نگاری، مکتوب نگاری وغیرہ پر نمونے کے حوالے سے روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے آخر میں منظومہ اشاریہ بھی ہے۔

کتاب میں کمپوزنگ کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۳۲ پر تین سطر [illegible] گئی ہیں۔ صفحہ ۵۱ پر "[illegible]" کا ہم لینے والے "کی جگہ" لینے کو "کمپوز" کر دیا ہے۔ صفحہ ۷۸ پر خواجہ فاروقی کے کارنامے "کا نمونہ" کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں کراہت کی جگہ [illegible] ہونا چاہیے۔ مجموعہ اصطلاح [illegible] ساتھ مختصر میں ہے۔ صفحہ ۹۵ پر [illegible] کی اولاد کے بجائے "[illegible] کی اولاد" کر دیا ہے۔ اس صفحہ پر غلط کی بھی غلطیاں گزر گیا ہے۔ زیادہ صحیح اور معروف [illegible] ہے۔ صفحہ ۹۶ پر تنظیم کی جگہ "[illegible]" کے بجائے "تعلیم" کی کا کمپوز کر دیا ہے۔ صفحہ ۹۷ کے آخری [illegible] سے میں [illegible]، خدمات ہونا چاہیے۔ صفحہ ۹۸ کی [illegible] حکومت سے ہونا چاہیے۔ حکومت پر کمپوز کیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۰ پر آخری سطر سے پہلی سطر میں خواجہ کی جگہ خواجہ ہو گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ پر کوئی کر "کے بجائے" کوئی کے "کمپوز" ہو گیا ہے۔ صفحہ ۱۰۰ پر خواجہ بانی پتی کو [illegible] ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس طرح کمپوزنگ کی غلطیوں سے پاک ہوگا۔

اس کتاب کے توسط سے خواجہ احمد فاروقی کی حیات اور خدمات کے مختلف گوشوں تک آسانی سے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ امید ہے کہ اردو حلقوں میں کتاب کو پذیرائی ملے گی۔ ☐☐☐

عالم اسلام

لیبیا کے باشندوں کا احتجاجی مارچ

ماسکو، اسلامی قبائلی برادریوں کے ہاتھوں اپنے قریبی رشتہ داروں کے ہلاک ہونے کے خلاف لیبیا کے باشندوں نے سڑکوں پر مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے ان ... [illegible]

عراق نے ایرانی زائرین کو اجازت دی

[illegible]

پاکستان میں احمدیہ فرقہ کے چار افراد کا قتل

[illegible]

[illegible]

مباحث فقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام

ساتواں فقہ[illegible]

منظورشدہ تجاویز اجتماع

فیصلہ بہ سلسلہ رویت ہلال

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ ساتواں فقہی اجتماع ... [illegible] ... حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب کے مرتب کردہ رویت ہلال کے شرعی قواعد و ضوابط کی تائید و توثیق کرتے ہوئے ... [illegible]

(الف) ... ریڈیو، ٹیلیفون کے تذکرے کے ساتھ ساتھ ... [illegible] ... کا اضافہ کیا جائے۔

(ب) ثبوت ہلال ... [illegible]

(ج) ... [illegible]

نوٹ: ... [illegible]

فیصلہ بہ سلسلہ "طلاق سکران"

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ ساتواں فقہی اجتماع ... [illegible]

تجویز بسلسلہ اجتماع ذمہ داران رویت ہلال کمیٹی

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ ساتواں فقہی اجتماع ... [illegible]

نوٹ: ... [illegible]

(باقی صفحہ پر)

ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کا ساتواں فقہی اجتماع ... [illegible] ... رویت ہلال کے فیصلے کے ضروری قواعد ... [illegible]

رویت ہلال کے فیصلہ سے متعلق ضر[illegible]

(۱)

رویت ہلال کا فیصلہ حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر ہو سکے گا۔

(۱) رویت عام (۲) شہادت (۳) استفاضہ ... [illegible]

(۲)

مطلع صاف ہو تو ہلال رمضان کا فیصلہ حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر ہو گا ... [illegible]

(۳)

رمضان کے علاوہ شوال اور ذی الحجہ کے ہلال کا فیصلہ

مطلع صاف ہونے کی صورت میں دو صورتوں سے ہو سکے گا۔

... [illegible]

اجتماع

جس میں رویتِ ہلال اور طلاق سکران پر فیصلے کئے گئے

رپورٹ، مولانا معز الدین قاسمی

عالمی خبریں

چین میں ایڈز کے ... مریض

بیجنگ: چین میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور اس سال کی پہلی سہ ماہی میں ... فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ سرکاری اخبار چائنا ڈیلی نے خبر دی ہے کہ ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل تعداد کہیں زیادہ ہے۔

نیپال میں ماؤ انتہا پسند ہلاک

کاٹھمنڈو: مغربی نیپال میں تصادم کے دوران ... انتہا پسند ہلاک ہو گئے۔ ... پولیس کے حوالے سے بتایا کہ ...

فجی کا دستور

سووا: فجی کی عبوری حکومت نے ... دستور ...

چیچنیا ... کورٹ ...

نومبر ...

... سری لنکا ...

کولمبو: سری لنکا میں ...

جنگی ... بیجنگ ...

اسمائے گرامی شرکاء اجتماع

۱- امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند
۲- حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
۳- حضرت مولانا عبدالحق صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
۴- حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
۵- حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
۶- حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
۷- حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
۸- جناب مولانا قاری محمد عثمان صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند
۹- جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ... استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۰- جناب مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۱- جناب مولانا ... صاحب ... استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۲- جناب مولانا مفتی ... صاحب ... استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۳- جناب مولانا ... الرحمٰن صاحب ... استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۴- جناب مولانا جمیل احمد صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۵- جناب مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۶- جناب مولانا ... صاحب ... استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۷- ...
۱۸- ...
۱۹- جناب مولانا شوکت علی صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند
۲۰- ...
۲۱- جناب مولانا حبیب صدیقی صاحب ...
۲۲- ...
۲۳- ...
۲۴- جناب مولانا مفتی ... صاحب مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
۲۵- ...
۲۶- ...
۲۷- ...
۲۸- ...
۲۹- ...
۳۰- ...
۳۱- ...
۳۲- ...
۳۳- ...
۳۴- ...
۳۵- ...
۳۶- ...
۳۷- ...
۳۸- ...
۳۹- ...
۴۰- ...
۴۱- ...
۴۲- ...
۴۳- ...
۴۴- ...
۴۵- ...
۴۶- ...
۴۷- ...
۴۸- ...
۴۹- ...
۵۰- ...
۵۱- ...
۵۲- ...
۵۳- ...
۵۴- ...
۵۵- ...
۵۶- ...

(باقی صفحہ ... پر)

جمعیۃ علماء ہند نے کیا۔ اجتماع کی چار نشستیں ہوئیں جن کی صدارت حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند اور امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مفتی مدرسہ شاہی مراد آباد نے انجام دئے۔ پہلی نشست میں طلاق سکران کے عنوان پر اور دوسری و تیسری نشست میں رویت ہلال کے مسئلہ پر شریک علماء و مفتیان نے اپنے مقالات کا خلاصہ پیش کیا اور باہم مذاکرہ کرکے مسئلہ کی تنقیح و تشریح میں حصہ لیا۔ پہلی نشست کے اختتام پر ... متعلق ایک کمیٹی بنائی گئی جو تجاویز اور فیصلوں کا متن مقالات اور بحث کی روشنی میں تیار کرے اس نے ہر دو عنوانوں پر اس کا ایک متن تیار کرکے اجتماع میں پیش کیا جس کو کافی بحث و مباحثہ اور غور و خوض کے بعد اجتماع نے منظور کیا۔ ... رجب کو شام ... بجے حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب کی دعا پر یہ دو روزہ فقہی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ذیل میں ...

"رویت ہلال کے فیصلے کے لئے ضروری قواعد" کا مسودہ پیش کیا جا رہا ہے جس کو حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب نے مرتب فرمایا تھا۔ اجتماع نے غور و فکر اور بحث و تحقیق کے بعد اس کی اتفاق رائے سے تائید و توثیق کی۔ اس کے بعد اجتماع کے فیصلے اور تجویزیں اور آخر میں شرکاء کی فہرست دی جا رہی ہے۔

... قواعد

مرتبہ، حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب، دیوبندی

... اور دوسرے چاند دیکھنے والے کی شہادت کی شہادت دیں۔ تب بھی رویت ہلال کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

(ز) رویت ہلال کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی کا صدر خود کمیٹی کے فیصلہ کی تحریری طور پر اطلاع دے۔ اس پر بھی چاند ہونے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دو ثقہ شہادت دیں کہ یہ تحریر اسی کی ہے۔ اس تحریر کے لانے والے بھی شاہد بن سکتے ہیں۔

(ح) ایک عادل اور مسلمان کو چاند کے فیصلہ کی خبر لانے کے لئے بھیجا ہو۔ اس نے آکر فیصلہ کی خبر دی۔ اس خبر پر بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے ان کے علاوہ

(ط) کل ہند رویت ہلال کمیٹی کا باقاعدہ اعلان کہ رویت عام یا باقاعدہ شرعی شہادتوں کی بناء پر چاند ہونے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ ... سے یہ خوش خبر ہے۔

(ی) کوئی دو ... مسلمان ... ٹیلیفون یا ٹرنک کال کے ذریعہ اپنے یہاں رویت ہلال کے فیصلہ یا رویت عام کی اطلاع دے اور اس کی آواز پہچان لی جائے اس پر بھی رویت ہلال کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ... معتمد مسلمانوں سے اس کی تصدیق کر لی جائے جس سے استفاضہ کی صورت پیدا ہو جائے اور ارکان کمیٹی پوری طرح مطمئن ہو جائیں۔

(ک) متعدد ریڈیو اسٹیشن الگ الگ متعدد مقامات پر چاند ہونے کی اطلاع ...

... ریڈیو اسٹیشن دہلی میں، لکھنؤ میں، پٹنہ، کلکتہ ... چاند ہونے کی اطلاع نشر کرے اور ہلال کمیٹیاں ان کی صحت پر مطمئن ہو جائیں۔

(ل) رویت کے سلسلہ میں جانے پہچانے حضرات کے ... ٹیلیفون اس کثرت سے آجائیں کہ ان کی ... اور چاند ہو جانے کا یقین ہو جائے۔

تشریحات

(۱) استفاضہ کے معنی ہیں شہرت۔ خبر مستفیض یا خبر مستفاض یعنی خبر مشہور۔ مگر شہرت سے ایسی شہرت مراد نہیں جس کی بنیاد معلوم نہ ہو۔ بلکہ معتبر وہ شہرت ہے جس کے ابتدائی خبر دینے والے معلوم ہوں اور وہ ایک دو نہ ہوں بلکہ زیادہ ہوں اور بھروسہ کے آدمی ہوں جو اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوں۔ ضروری نہیں کہ وہ سب دیندار ہوں بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ اتنے ہوں اور اس طرح خبر دیں کہ ... معلوم ہو۔ اور خبر کے صحیح ہونے کا اطمینان ہو جائے کوئی خاص تعداد متعین نہیں ہے۔ یہ فیصلہ کرنے والے کی صوابدید پر ہے۔ البتہ فیصلہ کرنے والا صاحب بصیرت ہو۔ مسائل سے اچھی طرح واقف ہو اور اگر کمیٹی کے ... ارکان ضرور ایسے ہونے چاہئیں جو بصیرت اور پوری واقفیت رکھتے ہوں۔

(۲) ان قواعد میں رویت ہلال کمیٹی کا ذکر آیا ہے۔ مگر جس مقام پر کوئی ایک صاحب ایسے ہوں کہ اس مقام کا دستور بھی ہو کہ انکے سامنے شہادتیں پیش ہوتی ہوں اور وہ فیصلہ کیا کرتے ہوں اور ان کے فیصلہ پر وہاں عمل کیا جاتا ہو۔ اس مقام پر ایک صاحب ہی کمیٹی کے فرائض انجام دیں گے اور ان کا فیصلہ کمیٹی کے فیصلہ کا درجہ رکھے گا۔ العلم الظنیہ کالیقینیہ لاحکام فیہ (رد المحتار باب القضاء) العلم الظنیہ فی بلد لاحاکم فیہ الظن مقامہ (عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایہ ص ۲ ج ۱)

(۳) اطمینان ہو جانے یعنی العلم الشرعی وہو غلبۃ الظن لانہ الموجب للعمل لا العلم بمعنی الیقین (رد المحتار)

(۴) عادل ... شہادت ...

(باقی صفحہ ... پر)

بارانِ رحمت کے شب و روز

تحریر: علامہ سید سلیمان ندوی

قیام رمضان

[illegible]

شب قدر

[illegible]

اعتکاف

[illegible]

رمضان المبارک رحمتوں کا مہینہ

تحریر: مولانا شمس الحق ندوی

[illegible]

کانگریس کا صدارتی انتخاب

کیا زوال پذیر کانگریس کو نئی زندگی دے گا؟

[illegible]

ذمہ داروں میں فیصلے لینے کی صلاحیت ضروری ہے

کانگریس کے صدارتی امیدوار مسٹر جتندر پرساد کا انٹرویو

■ چنئی کے دورے میں تو آپ نے کوئی بھی نہیں دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ابتداء ابھی نہیں ہوئی؟

■ کون نہیں آیا؟ میں تو اتنی ابھی ابتدائی بھی نہیں کر رہا تھا۔ اب ایک طرف وہ لوگ ہیں جو فون کر کرکے لوگوں کو ڈرا رہے ہیں کہ جتندر پرساد کے استقبال کے لئے گئے تو ٹھیک نہیں ہوگا لیکن پھر بھی لوگ آ رہے ہیں، استقبال ہو رہا ہے۔ میں تو اسے بہت اچھی شروعات مانتا ہوں۔

■ آپ سونیا گاندھی کے پاس چترویدی کی بات اٹھا رہے ہیں لیکن جب آپ خود کانگریس کے جنرل سکریٹری تھے وزیر اعظم نرسمہا راؤ کے سیاسی مشیر تھے تو آپ بھی چترویدی کے ذریعہ اقتدار چلانے کا کام کرتے تھے۔

[illegible]

سونیا گاندھی سو فیصد کامیاب ہونگی

کانگریس کی لیڈر مسز امبیکا سونی کا انٹرویو

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

ملک میں فرقہ وارانہ اور غیر منصفانہ روش کو روکا جائے۔ صدر جمہوریہ کے نام جمعیۃ علماء شہر کانپور کا خط

[illegible]

برکت اللہ ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے

مولانا اسجد مدنی صاحب کا استقبال

[illegible]

موضع پھلپنڈی میں اصلاح معاشرہ پروگرام اور مدرسہ رحمانیہ کا سالانہ امتحان

[illegible]

بڈیڈہ میں شاندار تعلیمی واصلاحی اجتماع

[illegible]

مدرسہ افضل العلوم بنگلوہ میں اصلاح معاشرہ اجتماع

[illegible]

جمعیۃ علماء شہر بہرائچ کا اصلاح معاشرہ عشرہ

[illegible]

(باقی صفحہ ... پر)

دعائے صحت

[illegible]

بقیہ: ضروری قواعد صفحہ سے

والے ایسے مسلمان ہونے چاہئیں جو عادل معلوم ہوں اور ان کی کوئی بددینی معلوم نہ ہو اور ایسا شخص جس کی شکل و صورت و وضع، قطع شریعت کے مطابق نہ ہو۔ لیکن وہ سچا ہو اور بار بار کا جھوٹ بولنے کا عادی نہ ہو تو ایسے شخص کی شہادت بھی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ فان عدالۃ الشاھد شرط لوجوب القبول... فلو قضی بشھادۃ فاسق نفذ (الدر المختار کتاب الشھادۃ) وفی البدائع لکن الصدق لایقف علی العدالۃ لامحالۃ فان من الفسقۃ من لایبالی بارتکابہ انواع من الفسق ویستنکف عن الکذب (بدائع الصنائع ص ۲۷۰ ج ۶ کتاب الشھادۃ)۔

(۵) کسی دوسری جگہ سے جو اندرون ملک ہو یا دیگر ممالک کے مطالع مختلف ہیں۔ پاکستان کا فیصلہ یہاں نافذ نہیں ہوگا۔ لان اجتھاد القاضی لاینفذ فی ولایۃ غیرہ (فتح القدیر) فقضاء القاضی محصور فی ولایتہ (ھدایہ)

(۶) شوال اور ذی الحجہ کے علاوہ اور مہینوں میں رویت ہلال کا فیصلہ مطلع صاف ہونے کی حالت میں بھی دو شاہدوں کی شہادت پر کیا جا سکتا ہے۔ عن الامام انہ یکتفی بشاھدین واختارہ فی البحر (درمختار) حیث قال وینبغی العمل علی ھذہ الروایۃ لان طبائع الناس تکاسلت عن ترائی الاھلۃ (ردالمحتار ص ۱۲۶ ج ۲)۔

وقال الخیر الرملی الظاھر انہ فی الاھلۃ التسعۃ لافرق بین الغیم والصحو فی قبول الرجلین لقلۃ الرؤیۃ لاشتراط الجمع الکثیر وھی توجہ الکل طالبین (ردالمحتار ص ۱۳۰ ج ۲)

فرائض ہلال کمیٹی

(۱) جو رویت ہلال کمیٹی حسب ضرورت (۲۹ ویں) کو تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر ہونے والی دوسری کمیٹیوں کے اعلان کو سننے کا انتظام اور اہتمام کرے گی۔

(۲) اعلان کمیٹی کی تحریر کردہ عبارت اور الفاظ میں ہوگا۔ کمیٹی اس اعلان میں یہ بھی واضح کرے گی کہ فیصلہ رویت عامہ کی بنا پر کیا گیا یا باضابطہ شرعی شہادت پر۔

(۳) مرکزی کمیٹی ملک کے مختلف مقامات پر معتمد اور ذمہ دار حضرات پر مشتمل ہلال کمیٹیاں قائم کرے گی۔ جن کا اعلان پورے ملک کیلئے سمجھا جائے گا اور ہر بستی اپنے قریبی شہروں میں مقامی کمیٹیاں بنائے گی۔

(۴) کمیٹی کا اجلاس باضابطہ ہو۔ اگر مستقل صدارت ہو تو اجلاس کا صدر بنایا جائے وہی کمیٹی کا امیر ہوگا۔ فیصلہ وہی صادر کرے گا اور اسی کی طرف سے اعلان کیا جائے گا۔

بقیہ: اسمائے گرامی شرکاء اجتماع صفحہ سے

۵۷- جناب مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدرسہ اہل حدیث بہائی ممبئی
۵۸- جناب مولانا طاہر حسین گیاوی صاحب دارالعلوم حسینیہ ڈابھیل
۵۹- جناب مولانا محمد زاہد قاسمی صاحب دارالعلوم حسینیہ ڈابھیل
۶۰- جناب مولانا محمد یعقوب صاحب مدرسہ کاشف الہدیٰ مدراس
۶۱- جناب مولانا محمد اقبال صاحب قاسمی مدرسہ باقیات الصالحات ویلور
۶۲- جناب مولانا عبدالرشید خان صاحب دارالعلوم لکھنؤ
۶۳- جناب مولانا محمد صادق صاحب مدرسہ احیاء العلوم مبارک پور
۶۴- جناب مولانا مفتی انور علی صاحب دارالعلوم مئو
۶۵- جناب مولانا مفتی احمد جانت صاحب مدرسہ دارالتربیت کرملی [illegible]
۶۶- جناب مولانا مفتی محمد آدم پالن پوری جامعہ قدیریہ کاکوسی
۶۷- جناب مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قدیریہ کاکوسی
۶۸- جناب مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب دارالعلوم چھاپی
۶۹- جناب مولانا معصوم ثاقب صاحب مدرسہ [illegible] چولی گرپہ
۷۰- جناب مولانا مفتی ابوالکلام صاحب جامعہ عربیہ اسلامیہ بھوپال
۷۱- جناب مولانا قاضی شمس الدین آفریدی صاحب جامعہ عربیہ اسلامیہ بھوپال
۷۲- جناب مولانا مفتی جمیل احمد صاحب جامعہ حسینیہ راندیر سورت
۷۳- جناب مولانا مفتی جمیل احمد صاحب مدرسہ [illegible] تعلیم القرآن [illegible]
۷۴- جناب مولانا مفتی رشید احمد صاحب دارالعلوم حیدرآباد
۷۵- جناب مولانا عبدالرحمن صاحب مفتی مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ دہلی
۷۶- جناب مولانا مفتی محمد شہاب الدین صاحب مدرسہ تجوید القرآن [illegible]
۷۷- جناب مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدرسہ جامع الہدیٰ مرادآباد
۷۸- جناب مولانا قاری فخرالدین صاحب دارالعلوم دیوبند
۷۹- جناب مولانا قاری شفیق الرحمن صاحب دارالعلوم دیوبند
۸۰- جناب مولوی مسعود اختر صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۱- جناب مولوی شہاب الدین صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۲- جناب مولوی محمد عمران صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۳- جناب مولوی میر احمد صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۴- جناب مولوی محمد حارث صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۵- جناب مولوی صدیق اللہ صاحب مدرسہ شاہی مرادآباد
۸۶- جناب مولانا محمود مدنی صاحب ناظم تنظیم جمعیۃ علماء ہند
۸۷- جناب مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند
۸۸- جناب مولانا قاری [illegible] صاحب ناظم [illegible] جمعیۃ علماء ہند
۸۹- جناب مولانا مفتی محمد سلیم قاسمی صاحب امارت شرعیہ ہند
۹۰- جناب مولانا [illegible] قاسمی جمعیۃ علماء ہند
۹۱- جناب مولانا عبدالواحد صاحب قاسمی جمعیۃ علماء ہند
۹۲- [illegible] امارت شرعیہ ہند

بقیہ: تجاویز صفحہ سے

تجویز تشکر

شرکاء فقہی اجتماع ادارۃ المباحث الفقہیہ جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ داران بالخصوص صدر محترم امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مد ظلہ العالی کا تہ دل سے شکر گزار ہیں جن کی خاص دلچسپی کی بدولت ان اہم مسائل پر بحث و تمحیص اور غور و فکر کا موقع میسر آیا۔

اسی طرح یہ اجتماع حضرات اکابر و اساتذہ دارالعلوم دیوبند کا بھی شکر گزار ہے جنھوں نے مصروفیت کے باوجود مجلس کی کارروائی میں اہتمام کے ساتھ شرکت اور رہنمائی فرمائی۔ یہ اجتماع مسلم فنڈ کے ذمہ داران جناب مولانا حسیب احمد صاحب صدیقی وغیرہم کا بھی ممنون ہے جنھوں نے قیام و طعام کے نظم میں بھرپور تعاون کیا۔ [illegible]

بقیہ: کانگریس کے صدارتی انتخاب صفحہ سے

کھا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس کی اس لڑائی میں اگر لوگ جتندر پرساد کی اس مہم کو اہمیت دے رہے ہیں کہ کانگریس کی بحالی کیسے ہو۔ اس ہی کا ساتھ ہے اور وہ جگہ سے کیسے مضبوط ہو۔ وہ یہ جن پتہ میں آگروں بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کی اس سوچ پر بھی تنقید لگا رہے ہیں کہ پارٹی کو گندے ذہن والے لوگوں سے پاک کیا جائے گا اور جتندر پرساد کے ہاتھ پر اپنی بیعت کرتے ہیں۔ ویسے کانگریس پیغام دیتے ہیں کہ یہ ہوتی ہے تو سونیا گاندھی کے چہرے پر بھی کوئی پریشانی نہیں لگتی ہے۔ ان کے آنچل پر بھی کانگریس کے چھینٹے پڑتے ہیں... اور جس ان کی سیکولر چادر پر چھینٹے کر دینے کا الزام ہے۔

ان انتخابات میں جتندر پرساد کی شکست چند وجوہات کی وجہ سے طے ہے۔ اول تو یہ کہ کانگریس میں پہلے سے کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کے خلاف جانے کی روایت نہیں ہے۔ ظاہر ہے جتندر پرساد کے دوست بھی ان کی مدد کرنے سے گریز کریں گے۔ جتندر پرساد کی ساکھ کانگریس کے اندر موقع پرست نہایت چالاک اور بنیادی طور پر اندر ہی اندر نہرو گاندھی خاندان کی مخالفت کرنے والے کی رہی ہے۔ آج جس وقت جتندر پرساد پر کرسی کا الزام لے رہے ہیں... راجیو گاندھی کے سیاسی مشیر بن گئے تھے۔ چند ماہ بعد ہی راجیو گاندھی کسی ... اور

پرساد آ گئے تو بھی راجیو گاندھی کے نام پر جتندر پرساد کا سیاسی کیریئر کا بھی ... قرار دینے کے قصے سنانے والوں کی کانگریس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ان انتخابات میں جتندر پرساد کو اپنے جن ساتھیوں کی مدد کی امید تھی ان میں سب سے اہم ... کا نام بھی لیا جا رہا ہے... کی ایک بڑی تعداد ان کے ساتھ ہے۔ لیکن ... حاصل ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ہے کہ اپنے حامیوں کو مایوس کیا ہے... صرف ... آزاد اور ... کے حق میں ہی ہوتے ہیں۔ آزاد اور ... نہ ہوتے تو ... بھی نہ ہوتے۔ اب سونیا گاندھی کو کانگریس کا صدر منتخب کرنے پر ... آزاد اور ... سے باہر جا چکے ہیں۔ یہی حال دوسری ریاستوں کا بھی ہے۔ اس لئے گزشتہ صدارتی انتخاب میں جب کیسری جیسے امیدوار کے خلاف ... پائلٹ اور ... جیسے لوگوں کو چند سو ووٹوں پر ہی صبر کرنا پڑا تو سونیا گاندھی کے سامنے ... جتندر کتنے ووٹ حاصل کر سکیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف جتندر کے ہارنے سے کانگریس مضبوط ہو جائے گی؟ سونیا گاندھی کو اپنے انتخاب کے بعد ہر حال اس موضوع پر سوچنا ہوگا اور اگر انھوں نے اب بھی اس موضوع پر سوچنے کی کوشش نہیں کی تو انھیں بہت اچھی طرح یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کانگریس کا زوال خود ان کے زوال کی وجہ بھی ہو سکتا ہے۔□□

بقیہ: رمضان المبارک صفحہ سے

طرح طرح کے ماکولات سے بھرے ہیں اور ... بھی بھرے ہیں جن کا جیب و دامن اکثر خالی ہی رہا کرتا تھا۔

کیا ہی مثالی ماحول ہوتا ہے۔ سماوات کے آقا کے سامنے ... سب کے سب ہوتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں امیر و غریب سب کے سب کھانے و پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا شخص بھی افطار کا وقت ہونے سے پہلے کچھ کھا پی نہیں سکتا۔ ادھر سورج غروب ہوا ادھر لوگوں نے کھجور ... ہاتھ کھانے پینے کی طرف بڑھے اور زبانیں یوں حرکت کرنے لگیں۔

اللھم لک صمت و برزقک افطرت ... ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ۔ ...

عبدیت کا کیا ہی منظر ہوتا ہے۔ یہ منظر صاف اعلان کرتا ہے کہ سب انسان ایک ہی خدا کے بندے اور اسی کے محتاج ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سوائے اعمال صالحہ میں آگے بڑھ جانے کے۔ روزہ وحدانیت کا ایسا مظہر ہوتا ہے جس میں سب کے احساسات یکساں ہوتے ہیں۔ صبح سے شام تک ایک وقت میں سب کو بھوک پیاس کا احساس اور افطار و سحری میں سب کو یکساں خوشی۔

للصائم فرحتان فرحۃ عند الفطر و فرحۃ عند لقاء ربہ۔

روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اللہ سے ملاقات کے وقت۔"

بقیہ: پاسوان صفحہ سے

■ نہیں، دلت سینا ایک سماجی تنظیم ہے۔ وہ اپنی جگہ پر رہے گی۔ ہماری نئی پارٹی کا نام کچھ اور ہوگا۔ نام ایسا ہوگا جو سبھی کو پسند ہو۔

■ این ڈی اے سے آپ کے اتحاد کا کیا ہوگا؟ آپ اس سے جڑے رہیں گے یا الگ ہو جائیں گے؟

■ ابھی تو ساتھ ہیں۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے تو جڑے رہیں گے۔

■ لالو کے ساتھ آپ کی پارٹی کے سیاسی تعلقات کیسے ہوں گے؟

■ بہار میں ہم صحیح معنوں میں حزب اختلاف کا رول ادا کر رہے ہیں اور یہ رول جاری رہے گا۔ انتخابات آنے پر ان میں بھی حصہ لیں گے لیکن لالو کے ساتھ کوئی سیاسی تعلق نہیں رکھیں گے۔

■ بہار کی سیاست، قومی سیاست اور اپنی دلت سیاست کے درمیان آپ کیسے تال میل بٹھائیں گے؟

■ اس میں کہیں کوئی دقت نہیں ہے۔ میں دلت لیڈر ہوں جس کے ساتھ دلت بھی ہیں اور اعلیٰ طبقہ کے لوگ بھی ہیں۔ بہار میں میری جو سیاسی ساکھ ہے وہی قومی سطح پر بھی ہے۔ نئی پارٹی کی تشکیل سے میری سیاست پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

■ الگ پارٹی کے بل بوتے دلت سیاست کو کیسے متاثر کر پائیں گے؟

■ میری پارٹی دلتوں سمیت دیگر طبقات کے لئے بھی ہوگی۔ پارٹی میں سبھی طبقات کے لوگ ہوں گے اور دلت تو انہیں کے ساتھ رہیں گے جو ان کا ہو۔ دلت دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ رہیں گے جیسے آج میرے ساتھ ہیں۔

■ کیا اب نہیں لگتا کہ آپ کی پارٹی بنانا محض ایک سیاسی شگوفہ ہے؟

■ اگر ایسا ہوتا تو ہم ۱۹۹۰ء میں ہی جنتا دل کے ... پارٹی میں جانے کے بعد دیکھئے کہ ہماری سیاسی حیثیت کیا ہے۔□□

بقیہ: امبیکا سونی صفحہ سے

کہ آپ لوگوں کو جانکاری مل رہی ہے اس طرح ان انتخابات میں پوری طرح شفافیت ہے۔ دوسری سیاسی پارٹیوں میں تو ... کے تحت انتخابات ہوتے ہیں۔ بی جے پی کے تنظیمی انتخابات کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔ آپ کو نیر شنوں ... ایس پی وغیرہ میں بھی آپ نے انتخابات دیکھے ہیں۔ ہو سکتا ہے ہمارے انتخابات میں کچھ کمی رہی ہو لیکن ہم نے انتخابات کرائے تو اسے بند ہے چلائے۔ پہلی مرتبہ ... اقلیتی کی نگرانی میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ ... انتخابات ... کبھی نہیں کرایا۔□□

بقیہ: اجلاس صفحہ سے

سے آئے ہوئے معزز مہمان مولانا اسعد صاحب استاذ مدرسہ شاہی مرادآباد اور مولانا اشرف علی صاحب ... نے اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں ... تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بالخصوص جہیز کی لعنت اور شادی بیاہ میں بے جا صرف اور رسومات کی قباحت بیان فرمائی۔ الحمد للہ پروگرام بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد ۲۰ تاریخ بروز جمعرات بمقام ... مولانا ... صاحب استاذ مدرسہ دارالعلوم ... کی صدارت میں ... بمقام ... میں اصلاح معاشرہ کا پروگرام ہوا جس میں مولانا ... صاحب قاسمی اور قاری ... احمد صاحب ... نے اصلاح معاشرہ ... تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جس کا کافی اچھا اثر ہوا۔

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 13/14 November 2000
17-23, NOV 2000
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11082/2000

منظر پس منظر

منصور علی خاں لکھاوتر

باسو کی نصیحتیں — جرم آلود سیاست

اخباروں کا کردار۔ سیاسی افسر شاہی۔ مہنگی جمہوریت

باسو کی نصیحتیں

[illegible]

جرم آلود سیاست

[illegible]

اخباروں کا کردار

[illegible]

سیاسی افسر شاہی

[illegible]

مہنگی جمہوریت

[illegible]

بقیہ: نئے طوفان کا پیش خیمہ

[illegible]

خریدار حضرات متوجہ ہوں

[illegible]

۳۰ نومبر ۲۰۰۰ء

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

[illegible]